انسان کی زندگی کا ریکارڈ کیسے محفوظ کیا جاتا ہے؟

قرآن و حدیث اور سائنس کی روشنی میں

عبدالوارث اثری۔مئو۔انڈیا

انسان کی فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ جب اسے کسی امر کا مکلف بنایا جاتا ہے تو وہ اکثر و بیشتر اس امر کی ادائیگی میں سستی کرتا ہے 'اگر اسے اس بات کی خبر ہوتی ہے کہ جو کام اس کے حوالہ کیا گیا ہے اس کے بارے میں اس سے حساب لیا جائے گا اور اس سلسلے میں خفیہ طور پر اس کی نگرانی کی جاتی رہی ہے۔ صحیح طور پر کام مکمل کرنے کی صورت میں اسے بہترین جزا ملے گی۔ لیکن کام نہ کرنے یا غلط کام کرنے کی صورت میں اس کے ساتھ بڑا سخت برتاؤ ہوگا تو وہ قدرے سستی اور غفلت سے اجتناب کرتا ہے لیکن جب اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا محاسبہ یا مواخذہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔تو وہ حد سے تجاوز کرنے لگتا ہے اور اسے اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہوتی کہ اسے کسی امر کا مکلف بنایا گیا ہے۔ شاید اسی انسانی فطرت کی بناء پر اللہ نے جب انسان کو چند احکام و فرامین کا مکلف بنایا تو ان کے بارے میں باز پرس کیلئے قیامت کا دن متعین کیا' جہاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو جنت ملے گی اور ناکام ہونے والوں کو ابدی خسران کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چونکہ قیامت کے روز ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ کسی کے ساتھ ذرہ برابر بھی ظلم و زیادتی نہ ہوگی۔ نیز انسان جھگڑالو اور جھوٹا واقع ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالی نے انسان کے ہر ہر عمل کی حفاظت Recording کا انتظام کر دیا ہے۔ تاکہ جوں ہی انسان اللہ کے سامنے اپنے اعمال سے انکار کرے فورا شہادتوں کے ذریعہ اسے خاموش کر دیا جائے اور وہ ماننے پر مجبور ہو جائے کہ ہاں فی الواقع دنیا میں اس نے ایسا ایسا کیا ہے اور اس کے بارے میں اللہ کا فیصلہ حق ہے۔

قیامت کے روز زمین کو حکم ہوگا کہ فلاں کے بارے میں گواہی دو۔ زمین فوراً اپنی پشت پر کئے گئے اعمال کو بیان کرنا شروع کر دے گی۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے اور وہ ہر زمانے کے جملہ وقائع و حوادث سے واقف ہے' اس کے علم میں ماضی و مستقبل' مخفی و عیاں' شب و روز' صغیر و کبیر' سیاہ و سفید ہر چیز برابر ہے' کائنات کی ہر چیز کا اسے اچھی طرح علم ہے اور وہ انسان کے اعمال سے بخوبی واقف ہے' اس کے باوجود اس نے آخری عدالت میں انسانوں کے فیصلے کے لئے ان کے ہر عمل کی حفاظت کا متعدد طریقوں سے انتظام کر دیا ہے۔ کیونکہ آخرت میں جب اللہ عدالت قائم کرے گا تو جس کو بھی سزا دے گا انصاف کے تمام تقاضے پورا کر کے دے گا۔ اس کی عدالت میں ہر مجرم انسان کے خلاف جو مقدمہ قائم کیا جائے گا اس کو ایسی مکمل شہادتوں سے ثابت کر دیا جائے گا کہ اس کے مجرم ہونے میں کسی کلام کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ سب سے پہلے تو وہ نامہ اعمال ہے جس میں ہر وقت اس کے ساتھ لگے ہوئے کراماً کاتبین اس کے ایک ایک قول اور فعل کا ریکارڈ درج کر رہے ہیں۔(ق آیات ۱۷۔۱۸'الانفطار آیات ۱۰۔۱۲)

یہ نامہ اعمال اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ پڑھ اپنا کارنامہ حیات' اپنا حساب لینے کے لئے تو خود ہی کافی ہے۔(بنی اسرائیل ۱۴۰)

انسان اسے پڑھ کر حیران رہ جائے گا کہ کوئی چھوٹی یا بڑی چیز ایسی نہیں ہے جو اس میں ٹھیک ٹھیک درج نہ ہو۔ (الکہف ۴۹) (تفہیم القرآن المودودی' جز عم صفحہ ۱۸۵)اس کے علاوہ کچھ اور بھی شہادتیں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

زمین کی شہادت

قرآن اپنے مخصوص پیرائے میں یہ

بیان کرتا ہے کہ انسان اس روئے زمین پر جو بھی عمل کرتا ہے زمین کے ذرات اس کو محفوظ کر لیتے ہیں' اگر وہ کسی پختہ مکان میں کوئی کام کرتا ہے تو اس مکان کے درو دیوار' فرش وچھت جو دراصل زمین ہی کے اجزاء ہیں اس کو ریکارڈ کر لیتے ہیں' آدمی جو کچھ بولتا یا پڑھتا ہے اس کی ہر آواز زمین کے ذرات میں نقش ہو جاتی ہے' وہ میدان میں ہو یا گھر میں' کچے مکان میں ہو یا پختہ مکان میں' زمین کی سطح پر ہو یا سو منزلہ مکان کی آخری چھت پر' ہر جگہ اور ہر لمحہ اس کا ہر عمل

اندھیرے میں بھی اگر انسان نے کوئی فعل' کیا ہو تو خدا کی خدائی میں ایسی شعاعیں موجود ہیں جن کے لئے اندھیرا اور اجالا کوئی معنی نہیں رکھتا وہ ہر حالت میں اس کی تصویر لے سکتی ہیں۔

اس کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات زمین کے ذرات میں ثبت ہو رہی ہے' یہ اس واسطے تاکہ آخری عدالت میں انسان کے حق میں یا اس کے خلاف سچی شہادت فراہم کی جائے' قیامت کے روز زمین کو حکم ہوگا کہ فلاں کے بارے میں گواہی دو۔ زمین فوراً اپنی پشت پر کئے گئے اعمال کو بیان کرنا شروع کر دے گی۔ سورہ زلزلہ میں اللہ کا ارشاد ہے:

يومئذ تحدث اخبارها
بان ربک اوحی لها۔
(الزلزلۃ۔۹۹:۵۰۴۰۳)

ترجمہ:۔ اس روز (قیامت کے روز) زمین اپنے (اوپر گزرے ہوئے) حالات بیان کرے گی کیونکہ تیرے رب نے اسے (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہوگا۔

زمین کا اپنی خبروں کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم جو اعمال کر رہے ہیں وہ سب زمین کے ذرات میں ثبت ہو رہے ہیں۔ اگر ہمارے اعمال زمین کے ذرات میں نقش نہ ہوں تو زمین انہیں کیسے بیان کرے گی' کیا قیامت کے روز زمین ہمارے بارے میں جھوٹی گواہی دے گی؟ کیا اللہ کی عدالت میں ظلم ہو گا؟ ہرگز نہیں۔

حدیث میں' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

يومئذ تحدث اخبارها۔

ترجمہ:۔ اس دن زمین اپنی خبروں کو بیان کرے گی۔

کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہؓ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے' کہا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ زمین ہر بندہ اور بندی کے بارے میں اس عمل کی گواہی دے گی جس کو اس نے زمین کی پشت پر کیا ہوگا' وہ کہے گی کہ اس نے فلاں فلاں عمل کئے تھے' آپؐ نے فرمایا' یہی اس کی خبریں ہیں۔
(رواہ الترمذی)

زمین کے متعلق یہ بات کہ وہ قیامت کے روز اپنے اوپر گزرے ہوئے سب حالات اور واقعات بیان کرے گی۔ قدیم زمانے کے آدمی کے لئے تو بڑی حیران کن یہ چیز یا یہ بات رہی ہوگی کہ آخر زمین کیسے بولنے لگے گی لیکن آج علوم طبعی کے انکشافات اور سینما' لاؤڈ سپیکر' ریڈیو' ٹیلی ویژن' ٹیپ ریکارڈر' سیٹلائیٹ وغیرہ ایجادات کے اس دور میں یہ سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں کہ زمین اپنے حالات کیسے بیان کرے گی' سائنس کہتی ہے کہ انسان اپنی زبان سے جو کچھ بولتا ہے اس کے نقوش ہوا میں' ریڈیائی لہروں میں' گھروں کی دیواروں اور ان کے فرش اور چھت کے ذرے ذرے میں اور اگر کسی سڑک یا میدان کھیت میں آدمی نے بات کی ہو تو ان سب کے ذرات میں ثبت ہیں' اللہ تعالیٰ جس وقت چاہے ان ساری آوازوں کو ٹھیک اسی طرح ان چیزوں سے دہرا سکتا ہے' جس طرح کبھی وہ انسان کے منہ نکلی تھیں' انسان اپنے کانوں سے اس وقت سن لے گا کہ اس کی اپنی ہی آوازیں ہیں اور اس کے سب جاننے والے پہچان لیں گے کہ جو کچھ وہ سن رہے ہیں وہ اسی شخص کی آواز اور اسی کا لہجہ ہے' پھر انسان نے زمین پر جہاں جس حالت میں بھی کوئی کام کیا ہے اس کی ایک ایک حرکت کا عکس اس کے گرد و پیش کی تمام چیزوں پر پڑا ہے اور اس کی تصویر ان پر نقش ہو چکی ہے' بالکل گھپ اندھیرے میں بھی اس نے کوئی فعل کیا ہو تو خدا کی خدائی میں ایسی شعاعیں موجود ہیں جن کے لئے اندھیرا اور اجالا کوئی معنی نہیں رکھتا' وہ ہر حالت میں اسکی تصویر لے سکتی ہیں' یہ ساری تصویریں قیامت کے روز ایک متحرک فلم کی طرح سامنے آجائیں گی اور یہ دکھائی دیں گی کہ وہ زندگی بھر کہاں کیا کچھ کرتا رہا ہے۔

یہاں تک بات زمین کے متعلق چل رہی تھی کہ اس کے ذرات میں ہمارے اعمال' ہماری آوازیں' چیخ و پکار سب کچھ ثبت ہو رہا ہے'

قیامت کے روز وہ اللہ کا حکم پاتے ہی اپنے اوپر کئے گئے اعمال کو من و عن بیان کرنا شروع کر دے گی۔ اب ہم ذیل میں ایک دوسری شہادت کے متعلق گفتگو کریں گے۔

بڈیائی و حرارتی لہروں کی شہادت

انسان جو کچھ کہتا یا بولتا ہے وہ سب اس کائنات میں محفوظ ہو جاتا ہے' اس کی زبان سے نکلی ہوئی ہر پست و بلند آواز اپنی مخصوص شکل میں فضا میں محفوظ ہو جاتی ہے' آدمی بولنے کے لئے اپنی زبان کو جب ہوا میں حرکت دیتا ہے تو اس سے ایک لہر پیدا ہوتی ہے جو فضا میں جا کر تیرنے لگتی ہے اور کبھی ضائع نہیں ہوتی' اسی طرح ہم جو کچھ کرتے ہیں خواہ وہ زمین کی سطح پر ہو یا آسمان کی بلندیوں میں اندھیرے میں ہو یا اجالے میں 'اچھا ہو یا برا' انسان کا ہر ہر عمل تصویری شکل میں فضا میں جمع ہو رہا ہے' جو قیامت کے روز انہیں دکھایا جائے گا' جس کے بعد مجرمین کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔ قرآن کہتا ہے:

جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی اسے دیکھے گا۔ (الزلزلۃ ۷۰۸)

عربی زبان میں رائی' یرئی رایا و رویہ کے معنی "دیکھنا" ہے' اسی لفظ سے یہ ماخوذ ہے' کہ اگر اس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو نیکی اور اگر ذرہ برابر برائی کی ہوگی تو برائی دیکھے گا" یہ آیت اس بات کو بتا رہی ہے کہ انسان کی معمولی سے معمولی حرکتوں اور چھوٹے چھوٹے تمام اعمال کو تصویری شکل میں ضبط کیا جا رہا ہے تاکہ جزا و سزا کے دن وہ اپنے اعمال کو ٹھیک اسی طرح دیکھ لے جس طرح وہ دنیا میں ٹی وی یا سینما کے اسکرین پر ایکٹروں کی ایکٹنگ کو دیکھتا ہے۔

آیت میں لفظ "عمل" استعمال ہوا ہے' عمل کا اطلاق نیت قول اور عمل تینوں پر ہوتا ہے' نیت دل کا عمل ہے' قول زبان کا اور عمل یا فعل اعضاء و جوارح کا عمل ہے' ان تینوں چیزوں میں ہر ایک کو کمال صحت کے ساتھ قیامت تک کے لئے محفوظ کیا جا رہا ہے' ہمارا ہر خیال ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ اور ہماری تمام کاروائیاں کائنات کے پردہ پر اس طرح نقش ہو رہی ہیں کہ کسی بھی وقت ان کو نہایت صحت کے ساتھ دہرایا جا سکے اور یہ معلوم ہو سکے کہ دنیا کی زندگی میں کس نے کیا کیا' کس کی زندگی شر کی زندگی تھی اور کس کی زندگی خیر کی زندگی تھی۔

نیت

جو خیالات ہمارے دل میں گزرتے ہیں ہم بہت جلد انہیں بھول جاتے ہیں' اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے ہیں مگر جب ہم مدتوں کی ایک بھولی ہوئی بات کو خواب میں دیکھتے ہیں یا ذہنی اختلال کے بعد آدمی ایسی باتیں بولنے لگتا ہے جو اس کے فراموش شدہ ماضی سے متعلق ہیں یا عرصہ ہائے دراز کی بھوئی باتیں خود بخود یاد آجاتی ہیں تو یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آدمی کا حافظہ اتنا ہی نہیں جتنا شعوری طور پر وہ محسوس کرتا ہے' بلکہ حافظہ کے کچھ خانے ایسے بھی ہیں جو بظاہر شعور کی گرفت میں نہیں رہتے مگر وہ موجود ہوتے ہیں۔

یہ اور اس طرح کے دوسرے تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ ہمارے تمام خیالات مستقل طور پر اپنی پوری شکل میں محفوظ رہتے ہیں' حتی کہ ہم چاہیں بھی تو انہیں محو نہیں کر سکتے' یہ تحقیقات بتاتی ہیں کہ انسان کی شخصیت صرف وہی نہیں ہے جسے ہم شعور کہتے ہیں بلکہ اس کے برعکس نفس انسانی کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو ہمارے شعور کی سطح کے نیچے رہتا ہے۔ تحت شعور کا یہ نظریہ اب نفسیات میں عام طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے' اسے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بات جو آدمی سوچتا ہے اور ہر اچھا یا برا خیال جو اس کے دل میں گزرتا ہے وہ سب کا سب نفس انسانی میں اسطرح نقش ہو جاتا ہے کہ پھر کبھی نہیں مٹتا' وقت کا گزرنا یا حالات کا بدلنا اس کے اندر ذرہ برابر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا' یہ واقعہ انسانی ارادہ کے بغیر ہوتا ہے' خواہ انسان اسے چاہے یا نہ چاہے۔ (از مذہب اور جدید چیلنج، صفحہ ۹۶)

زمین کا اپنی خبروں کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم جو اعمال کر رہے ہیں وہ سب زمین کے ذرات میں ثبت ہو رہے ہیں

نیت دل کے ارادہ کا نام ہے' قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب دوبارہ قیامت کے روز اٹھے گا اس وقت اس کے سینے میں وہ تمام خیالات نیتیں اور ارادے موجود ہوں گے جو دنیا میں اس کے دل میں آئے ہوئے ہوں گے۔ گرچہ آخرت کی ہولناکی کی وجہ سے اسے اس کا کچھ بھی شعور نہ ہوگا' اللہ تبارک و تعالی' اس روز اس کے سینے کے تمام ارادوں اور نیتوں کو عیاں کر دے گا تاکہ یہ جان لے کہ اس نے فلاں کام کس ارادہ سے کیا تھا اور فلاں کام میں اس کی نیت کیا تھی۔ سورہ العادیات میں اللہ کا ارشاد ہے' کیا

انسان کو اس وقت کا علم نہیں ہے جب قبروں میں جو کچھ (مخفی) ہے اسے حاصل کر کے اس کی جانچ پڑتال کی جائے گی' (العادیات ۹۔۱۰)

سورہ طارق (۸۶/۹) میں یہی چیز ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے:

"جس روز پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہوگی۔"

پوشیدہ اسرار سے مراد ہر شخص کے وہ اعمال بھی ہیں جو دنیا میں ایک راز بن کر رہ گئے اور وہ معاملات بھی ہیں جو اپنی ظاہری صورت میں تو دنیا کے سامنے آئے مگر ان کے پیچھے جو نیتیں اور اغراض اور خواہشات کام کر رہی تھیں اور ان کے جو باطنی محرکات تھے ان کا حال لوگوں سے چھپا رہ گیا' قیامت کے روز یہ سب کچھ کھل کر سامنے آجائے گا اور جانچ پڑتال صرف اس بات کی نہیں ہوگی کہ کس شخص نے کیا کچھ کیا' بلکہ اس بات کی ہوگی کہ کس وجہ سے کیا' کس غرض اور کس نیت اور کس مقصد سے کیا۔ (از تفہیم القرآن' جز "عم")

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان جب مر کر گل سڑ جائے گا پھر وہ دوبارہ زندہ ہوگا تو اس کے دل کے ارادے اور نیتیں کیونکر موجود ہوں گی۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ جس طرح سڑا اور بوسیدہ انسان اللہ کی قدرت سے دوبارہ زندہ ہو جائے گا' اسی طرح اللہ کی قدرت سے اس کے دلی ارادے اور اس کی نیتیں بھی زندہ ہو جائیں گی' اس کا دوسرا جواب سائنس کی روشنی میں مضمون کے آخر میں مذکور ہوگا۔

قول

اب قول کے مسئلہ کو لیجئے' قرآن یہ کہتا ہے کہ آدمی اپنے اقوال کے لئے جواب دہ ہے' آپ خواہ بھلی بات کہیں یا کسی کو گالی دیں' آدمی اپنی زبان کو سچائی کا پیغام پہنچانے کے لئے استعمال کرے یا شیطان کا مبلغ بن جائے' ہر حال میں ایک کائناتی انتظام کے تحت اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کا مکمل ریکارڈ تیار کیا جا رہا ہے اور یہ ریکارڈ آخرت کی عدالت میں حساب کے لئے پیش ہوگا۔ یہ بھی ایسی چیز ہے جس کا ممکن الوقوع ہونا ہماری معلوم دنیا کے عین مطابق ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب کوئی شخص بولنے کیلئے اپنی زبان کو حرکت دیتا ہے تو اس حرکت سے ہوا میں لہریں پیدا ہوتی ہیں جس طرح ساکن پانی میں پتھر پھینکنے سے لہریں پیدا ہوتی ہیں' اگر آپ ایک برقی گھنٹی کو شیشہ کے اندر مکمل طور پر بند کر دیں اور بجلی کے ذریعہ اسے بجائیں تو آنکھوں کو وہ گھنٹی بجتی ہوئی نظر آئے گی مگر آواز سنائی نہیں دے گی' کیونکہ شیشہ بند ہونے کی وجہ سے اس کی لہریں ہمارے کانوں تک نہیں پہنچ رہی ہیں' یہی لہریں جو آواز کی صورت میں ہمارے کان کے پردے سے ٹکراتی ہیں اور کان کے آلات انہیں اخذ کر کے ان کو ہمارے دماغ تک پہنچا دیتے ہیں اور اس طرح ہم بولے ہوئے الفاظ کو سمجھنے لگتے ہیں جس کو سننا کہا جاتا ہے۔

ان لہروں کے سلسلے میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ ایک مرتبہ پیدا ہونے کے بعد مستقل طور پر فضا میں باقی رہتی ہیں اور یہ ممکن ہے کہ کسی بھی وقت انہیں دہرایا جا سکے' اگرچہ سائنس ابھی اس قابل نہیں ہوئی ہے کہ ان آوازوں یا صحیح تر الفاظ میں ان لہروں کو گرفت کر سکے جو قدیم ترین زمانے سے فضا میں حرکت کر رہی ہیں اور ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی خاص کوشش ہوئی ہے تاہم نظری طور پر یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ ایسا آلہ بنایا جا سکتا ہے جس سے زمانہ قدیم کی آوازیں فضا سے لے کر اسی طرح سنائی جا سکیں۔ جس طرح ہم ریڈیو کے ذریعہ ان لہروں کو فضا سے وصول کر کے سنتے ہیں جو کسی براڈکاسٹنگ اسٹیشن سے بھیجی گئی ہوں۔

سائنس نے واضح کر دیا ہے کہ ہمارے تمام اعمال خواہ وہ اندھیرے میں کئے گئے ہوں یا اجالے میں' تنہائی میں ان کا ارتکاب ہوا یا مجمع کے اندر سب فضاء میں تصویری حالت میں موجود ہیں کسی وقت بھی ان کو یکجا کر کے ہر شخص کا پورا پورا کارنامہ حیات معلوم کیا جا سکتا ہے۔

فی الحال اس سلسلے میں جو مشکل ہے وہ ان کو گرفت کرنے کی نہیں ہے بلکہ الگ کرنے کی ہے' ایسا آلہ بنانا آج بھی ممکن ہے جو قدیم آوازوں کو گرفت کر سکے مگر ابھی ہم کو کوئی ایسی تدبیر نہیں معلوم جس کے ذریعے بے شمار ملی ہوئی آوازوں کو الگ کر کے سنا جا سکے' یہی دقت ریڈیو نشریات میں بھی ہے' مگر اس کو ایک مصنوعی طریقہ اختیار کر کے حل کر لیا گیا ہے' دنیا بھر میں سینکڑوں ریڈیو اسٹیشن ہیں جو ہر وقت مختلف قسم کے پروگرام نشر کرتے رہتے ہیں' یہ تمام پروگرام ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ہر وقت ہمارے گرد و پیش

سے گزرتے رہتے ہیں' بظاہر یہ ہونا چاہئے کہ جب ہم ریڈیو کھولیں تو یک وقت بہت سی ناقابل فہم آوازیں ہمارے کمرے میں گونجنے لگیں' مگر ایسا نہیں ہوتا' اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام نشر گاہیں اپنی اپنی "آواز" کو مختلف طول موج پر نشر کرتی ہیں' کوئی چھوٹی' کوئی بڑی' اس طرح مختلف نشر گاہوں سے نکلی ہوئی آوازیں مختلف طول کی موجوں میں فضا کے اندر پھیلتی ہیں' اب جہاں کی آواز جس میٹر بینڈ پر نشر کی جاتی ہے اس پر اپنے ریڈیو سیٹ کی سوئی گھما کر ہم وہاں کی آواز سن لیتے ہیں۔ اسی طرح غیر مصنوعی آواز کو لاگ کرنے کا کوئی طریقہ ابھی دریافت نہیں ہوا ہے' ورنہ آج بھی ہم ہر زمانے کی تاریخ کو اس کی اپنی آواز میں سن سکتے تھے' تاہم اس سے یہ امکان قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ آئندہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اس تجربہ کی روشنی میں یہ بات بعید از قیاس نہیں رہ جاتی کہ انسان جو کچھ بولتا ہے وہ سب ریکارڈ ہو رہا ہے اور اس کے مطابق ایک روز ہر شخص کو جواب دہی کرنی ہوگی۔ (از مذہب اور جدید چیلنج)

عمل

اب عمل کے مسئلہ کو لیجئے' اس سلسلہ میں بھی ہماری معلومات حیرت انگیز طور پر اسکا ممکن الواقع ہونا ثابت کرتی ہیں' سائنس بتاتی ہے کہ ہمارے تمام اعمال خواہ وہ اندھیرے میں کئے گئے ہوں یا اجالے میں تنہائی میں ان کا ارتکاب ہوا ہو یا مجمع کے اندر' سب کے سب فضاء میں تصویری حالت میں موجود ہیں اور کسی بھی وقت ان کو یکجا کر کے ہر شخص کا پورا کارنامہ حیات معلوم کیا جا سکتا ہے۔

جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ ہر چیز خواہ وہ اندھیرے میں ہو یا اجالے میں ٹھہری ہوئی ہو یا حرکت کر رہی ہو وہ جہاں جس حالت میں ہو اپنے اندر سے مسلسل حرارت خارج کرتی رہتی ہے' یہ حرارت چیزوں کے ابعاد واشکال کے اعتبار سے اس طرح نکلتی ہے کہ وہ بعینہ اس چیز کا عکس ہوتی ہے جس سے وہ نکلی ہے جس طرح آواز کی لہریں اس مخصوص تھرتھراہٹ کا عکس ہوتی ہیں۔ جو کسی زبان پر جاری ہوئی تھی چنانچہ ایسے کیمرے ایجاد کئے گئے ہیں جو کسی چیز سے نکلی ہوئی حراراتی لہروں Heat waves کو اخذ کر کے اس کی اس مخصوص حالت کا فوٹو تیار کر دیتے ہیں' جبکہ وہ لہریں اس سے خارج ہوئی تھیں۔ مثلاً میں اس

> **روز قیامت آدمی کے خلاف ان کی زبانیں' ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کی کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔**

وقت ایک مسجد میں بیٹھا ہوا لکھ رہا ہوں اس کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا مگر یہاں اپنی موجودگی کے دوران میں نے جو حراراتی لہریں خارج کی ہیں وہ بدستور موجود رہیں گی اور حرارت دیکھنے والی مشین کی مدد سے خالی شدہ مقام سے میرا مکمل فوٹو حاصل کیا جا سکتا ہے البتہ اس وقت جو کیمرے بنے ہیں وہ چند گھنٹے بعد تک ہی کسی لہر کا فوٹو لے سکتے ہیں اسکے بعد کی لہروں کا عکس اتارنے کی طاقت ان میں نہیں ہے۔ ان کیمروں میں انفراریڈ شعاعوں سے کام لیا جاتا ہے' اس لئے وہ اندھیرے اور اجالے میں یکساں فوٹو لے سکتی ہیں' امریکہ اور انگلینڈ میں اس دریافت سے کام لینا شروع ہو گیا ہے۔ چند سال پہلے کی بات ہے' ایک رات نیویارک کے اوپر ایک پراسرار ہوائی جہاز چکر لگا کر چلا گیا' اس کے فوراً بعد مذکورہ بالا کیمرے کے ذریعہ فضا سے اس کی حراراتی تصویر لی گئی' اس کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا کہ اڑنے والا جہاز کس ساخت کا تھا۔ (ریڈرز ڈائجسٹ نومبر ۱۹۹۰ء)

اس کیمرے کو مصور حرارت Ev-aparagraph کہتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان ٹائمز نے لکھا تھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ ہم تاریخ کو پردہ فلم کے اوپر دیکھ سکیں گے اور ہو سکتا ہے کہ پچھلے ادوار کے بارے میں ایسے ایسے انکشافات ہوں جو ہمارے موجودہ تاریخی نظریات کو بدل ڈالیں۔

یہ ایک حیرت انگیز دریافت' اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح فلم اسٹوڈیو میں نہایت تیز رفتار کیمرے ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی تمام حرکات و سکنات کی تصویر لیتے رہتے ہیں۔ اسی طرح عالمی پیمانے پر ہر شخص کی زندگی فلمائی جا رہی ہے۔ آپ خواہ کسی کو تھپڑ ماریں یا کسی غریب کا بوجھ اٹھا دیں' اچھے کام میں مصروف ہوں یا برے کام کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہوں' اندھیرے میں ہوں یا اجالے میں' جہاں اور جس حال میں ہوں ہر وقت آپ کا تمام عمل کائنات کے پردہ پر نقش ہو رہا ہے۔ آپ اسے روک نہیں سکتے اور جس طرح فلم اسٹوڈیو میں دہرائی ہوئی کہانی کو اس کے بہت بعد اور اس سے بہت دور رہ کر ایک شخص اسکرین پر اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ عین موقع واردات پر موجود ہو' ٹھیک اسی طرح ہر شخص جو کچھ کرتا ہے یا جو کچھ کیا ہے اور جن واقعات

کے درمیان اس نے زندگی گزری ہے اس کی پوری تصویر ایک روز اس کے سامنے اس طرح آ سکتی ہے کہ اس کو دیکھ کر وہ پکار اٹھے:

"یہ کیسا دفتر ہے، جس نے میرا چھوٹا بڑا کوئی کام بھی درج کئے بغیر نہیں چھوڑا ہے۔" (الکھف ۴۹)

اوپر کی تفصیلات سے معلوم ہوا کہ دنیا میں ہر انسان کا مکمل اعمال نامہ تیار کیا جا رہا ہے جو خیال بھی آدمی کے دل میں گزرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے، اس کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ نہایت صحت کے ساتھ ریکارڈ ہو رہا ہے، ہر آدمی کے ارد گرد ایسے کیمرے لگے ہوئے ہیں جو اندھیرے اور اجالے کی تمیز کئے بغیر شب و روز اس کی فلم تیار کر رہے ہیں، گویا انسان کا قلبی عمل ہو یا لسانی عمل، یا عضوی عمل، ہر ایک نہایت باقاعدگی کے ساتھ درج کیا جا رہا ہے، اس حیرت انگیز صورت حال کی توجیہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ خدا کی عدالت میں ہر انسان کا جو مقدمہ پیش آنے والا ہے۔ یہ سب اس کی شہادت فراہم کرنے کا انتظامات ہیں جو خود عدالت کی طرف سے کئے گئے ہیں، کوئی بھی شخص ان واقعات کی اس سے زیادہ معقول توجیہ پیش نہیں کر سکتا، اب اگر یہ صریح واقعہ بھی آدمی کو آخرت میں ہونے والی باز پرس کا یقین نہیں دلاتا یا اس کے دل میں خوف آخرت و خوف خدا نہیں پیدا کرتا تو مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سا واقعہ ہوگا جو اس کی آنکھ کھولے گا۔ (مذہب اور جدید چیلنج)

جسم کی شہادت

مذکورہ شہادتوں کے علاوہ انسان کا جسم بھی قیامت کے روز گواہی دے گا، اللہ تبارک و تعالی نے قرآن کی متعدد آیات میں یہ بیان کیا ہے کہ انسان کا جسم یعنی اس کی آنکھ، کان، اس کی زبان، اس کے ہاتھ پاؤں اور اس کی جلد سب اللہ کی عدالت میں انسان کے بارے میں شہادت دیں گے، اس سے خود بخود یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان جو کچھ کر رہا ہے اور جو کچھ بول رہا ہے وہ سب کا سب اس کے لئے اپنے جسم میں ریکارڈ ہو رہا ہے۔ زبان سے نکلنے والی ہر بات اعضاء سے کیا گیا ہر اچھا اور ہر برا کام کانوں کے ذریعہ سنی گئی تمام باتیں، جسم کی جلد اور مختلف اعضاء میں نقش ہو رہی ہیں۔ اللہ فرماتا ہے:

"اس روز ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں، ان کی کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔" (النور ۲۴)

اللہ قیامت کے روز کہے گا:

"آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم کلام ہوں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ۔ جن کو وہ کرتے تھے۔" (یٰسین ۶۵)

سورہ فصلت میں اللہ کا ارشاد ہے:

"اس (قیامت کے) دن اللہ کے دشمنوں کو جہنم کی طرف اکٹھا کیا جائے گا، یہ دیکھ کر وہ گھبرا جائیں گے تا آنکہ جب وہ جہنم کے پاس آ جائیں گے ان کے خلاف ان کے کان و آنکھ اور ان کی چمڑیاں ان کے اعمال کی گواہی دیں گی، یہ اپنے جلدوں (اور اعضاء) سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ (وہ جلدیں اور اعضاء جسم) جواب دیں گے کہ آج جس خدا کے حکم سے ہر چیز بول رہی ہے اسی کے حکم سے ہم بھی بول رہے ہیں۔ (لوگو!) اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسکی طرف تم کو لوٹایا جائے گا۔ (وہ اعضاء یا خود اللہ بندوں سے قیامت کے روز کہے گا) تم پر یہ بات مخفی نہ تھی کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی لیکن تم سمجھتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے اعمال سے بے خبر رہے اور یہی وہ گمان ہے جسے تم نے اپنے رب کے بارے میں کیا، اس نے تم کو ہلاک کر دیا چنانچہ تم خسارہ میں پڑنے والے لوگوں میں سے ہو گئے۔ (فصلت، حم السجدہ ۱۹ تا ۲۳)

قرآن نے آج سے چودہ سو سال قبل ہی اس بات کی پیشین گوئی کر دی تھی کہ انسان کو دنیا مین یہ معلوم ہو جائے گا کہ کان، آنکھ اور جسم کے مختلف اعضاء کی جلد قیامت کے دن انسان کے بارے میں گواہی دے گی، اب چاہے انسان کو قرآن کی آیات سن کر اس کا علم ہو یا اسے اس کا علم اپنے ذاتی تجربات یا علم سائنس کے ذریعہ ہو۔

مذکورہ آیات میں انسان کے خلاف اعضاء و جوارح کے گواہی دینے کا بیان ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اعضاء و جوارح جھوٹی گواہی دیں گے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے سلسلے میں اعضاء و جوارح سے شہادت طلب کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ کیونکہ کوئی بھی متنفس اپنے نیک عمل سے انکار نہیں کرے گا اس لئے کہ اس کی جزاء اچھی ہے، رہے برے اعمال تو ان کی جزاء بری ہے اس وجہ سے بہت مجرمین سزا سے بچنے کیلئے اپنے بہت سے برے اعمال سے انکار کر دیں گے، ایسی صورت میں جہاں دوسرے طریقوں سے ان کے خلاف شہادتیں قائم کی جائیں گے۔ وہیں اعضاء و جوارح سے بھی شہادت طلب کی جائے

گی' چنانچہ وہ بھی حقیقت کو بیان کر دیں گے اور یہی مجرمین کے ناموافق بات ہو گی۔ ذیل میں اعضاء و جوارح کی شہادت سے متعلق کچھ احادیث ذکر کی جارہی ہیں۔ انہیں بغور ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا' قیامت کے دن کافر اپنے عمل سے پہچان لیا جائے گا' چنانچہ وہ انکار اور بحث و مباحثہ کرے گا تو اس سے کہا جائے گا یہ تمہارے پڑوسی تمہارے خلاف گواہی دے رہے ہیں' وہ آدمی کہے گا یہ سب جھوٹ بول رہے ہین' پھر کہا جائے گا یہ تمہارے گھر اور کنبہ کے لوگ ہیں جو تمہارے خلاف شہادت دے رہے ہیں' وہ کہے گا یہ بھی جھوٹے ہیں' ان سے کہا جائے گا تم لوگ قسم کھاؤ تو وہ سب قسم کھائیں گے' پھر اللہ ان سب کو خاموش کر دے گا' اس کے بعد ان مجرمین کے ہاتھ اور ان کی زبانیں ان کے خلاف گواہی دیں گی' اس کے بعد اللہ انہیں جہنم رسید کر دے گا۔ (ابن ابی حاتمؒ' ابن جریر' تفسیر ابن کثیر ۳ / ۲۸۸)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صحابہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے' اسی درمیان آپ اتنا زور سے ہنسے کہ آپ کی داڑھ کے دانت ظاہر ہو گئے' پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کیوں ہنسا؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن بندہ کے اپنے رب سے جھگڑنے پر مجھے ہنسی آئی ہے' بندہ کہے گا اے میرے رب' کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ کہے گا' کیوں نہیں' بندہ کہے گا میں اپنے خلاف اپنے علاوہ کسی کو گواہی دینے نہیں دوں گا' اللہ کہے گا آج کے دن تمہاری اپنی ذات اور کراما کاتبین تمہارے بارے میں گواہی دینے کے لئے کافی ہیں' چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے اعضاء و جوارع سے کہا جائے گا اس کے اعمال بیان کرو' پھر جب گفتگو کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا تو وہ شخص اپنے اعضاء سے کہے گا تم سب مجھ سے دور ہو جاؤ اور تمہارا انجام ہلاکت ہو' میں تمہاری ہی طرف سے (دنیا میں) دفاع کرتا تھا (اور تمہاری حفاظت کرتا تھا) (مسلم' نسائی' ابن ابی حاتم)

> وہ وقت دور نہیں جب سائنس قرآن کے اس بیان کی بھی شہادت
> دے گی کہ انسان کے اعمال اس کی کھال پر ثبت ہو رہے ہیں۔
> جس طرح اس کی آواز جلد پر ریکارڈ ہو رہی ہیں۔

بہز بن حکیم اپنے والد سے اور ان کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا (قیامت کے روز) تمہیں اس حال میں پکارا جائے گا کہ تمہارے منہ سرپوش سے بندھے ہوئے ہوں گے اور تم میں سے ایک شخص کے متعلق سب سے پہلے اس کی ران اور کندھے سے سوال ہو گا۔ (تفسیر ابن کثیر ۳ / ۵۸۴)

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا' جس روز مونہوں پر مہر لگادی جائے گی اس روز انسان کی وہ پہلی ہڈی جو اللہ سے ہمکلام ہو گی آدمی کی بائیں ٹانگ ہے۔

امام احمد نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کی اسناد کو "جید" قرار دیا ہے' نیز اسے ابن جریر اور ابن حاتم نے روایت کیا ہے' ان آیات و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اعمال اس کی جلد پر نقش ہو رہے ہیں' اب ہم ذیل میں ایک سائنسدان کی تحقیق کا ذکر کر رہے ہیں۔

ایک سائنسدان کی تحقیق

ڈاکٹر آرلین کارنی امریکہ کیالیونائز یونیورسٹی میں سمعیات کے ماہر ہیں' ان کی تحقیق یہ ہے کہ انسان کے گرد و پیش جو آوازیں بلند ہوتی ہیں وہ انسان کی کھال پر اسی طرح نقش ہوتی رہتی ہیں جس طرح ریکارڈ کے اوپر نقش ہو جاتی ہیں' پروفیسر موصوف نے تجربات کے بعد بتایا ہے کہ مخصوص آلات کے ذریعے کھال پر منقوش لہروں کو دہرایا جا سکتا ہے' ٹھیک اسی طرح جیسے ریکارڈ کی آواز کو گراموفون میں دہرایا جاتا ہے۔ (الرسالہ انگریزی دسمبر ۹۴ ص ۲۲)

پروفیسر موصوف نے اس کو کھال کی آواز کا نام دیا ہے' ان کا کہنا ہے کہ جن لوگوں کے کان کا پردہ خراب ہو گیا ہے اور وہ آوازوں کو صحیح طور پر پکڑ نہ پاتے ہوں وہ مخصوص الٹرانک آلات کے ذریعہ اپنی کھال کو اپنے کان کا بدل بنا سکتے ہیں اور کھال پر مرتسم آواز کی لہروں کے ذریعہ کوئی شخص سنتا ہے۔ (ٹائمز آف انڈیا' ۳ مئی ۱۹۸۴ء)

اس تحقیق کو سامنے رکھئے اور پھر قرآن کی سورہ نمبر ۴۱ کی ان آیتوں کو پڑھیے جن میں بتایا گیا ہے کہ انسان کی جلد اس کے اعمال کی

گواہی دے گی' جیسا کہ اوپر گذرا۔ امریکی پروفیسر کی مذکورہ تحقیق نے آج کے انسان کے لئے اس بات کو قابل فہم بنا دیا ہے کہ کس طرح انسا کی کھال اسکے اعمال کا ریکارڈ ہے اور وہ قیامت کے دن انسان کے خلاف ایسی گواہی بن جائے گی جس کو جھٹلانا کسی طرح ممکن نہ ہو۔ (عقلیات اسلام' مولانا وحید الدین خان ص ۳۸'۳۷)

پروفیسر مذکور کی تحقیق صرف آوازوں کے متعلق ہے کہ وہ جلد پر نقش ہوتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ آوازوں کے علاوہ جملہ افعال و اعمال انسان کے جسم پر نقش ہو رہے ہیں' کیوں کہ قرآن کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جلد انسان کے جملہ اعمال کی خبر دے گی اور معلوم ہے کہ اعمال صرف اقوال سے عبارت نہیں ہیں بلکہ اقوال کی طرح افعال بھی کھال پر نقش ہو رہے ہیں' وہ وقت دور نہیں ہے جب سائنس قرآن کے اس بیان کی شہادت دے گی کہ انسان کے اعمال اس کی کھال پر ثبت ہو رہے ہیں' جس طرح اس کی آوازیں اس کی جلد پر ریکارڈ ہو رہی ہیں۔

اوپر مذکورہ دریافت ایک طرف قرآن کے کتاب خداوندی کا ایک حیرت انگیز ثبوت ہے دوسری طرف یہ ایسی سنگین حقیقت ہے کہ اگر وہ کسی کے دل میں بیٹھ جائے تو اس سے ظلم اور سرکشی کا مزاج چھین لے۔

ایک سوال جو اس سے قبل پیدا ہوتا تھا اور اس کا ایک جواب بھی دیا گیا' وہی سوال یہاں پھر پیدا ہوتا ہے' وہ سوال یہ ہے کہ جلد پر اعمال کے ریکارڈ ہونے سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ جب انسان مر جائے گا اور اس کا جسم ریزہ ریزہ ہو جائے گا تو ہو دوبارہ زندہ ہوگا اور اگر ہو بھی گیا تو کیا یہ ضروری ہے کہ وہ اعمال جو دنیا میں اس کی جلد پر ثبت ہوئے تھے دوسری زندگی میں بھی اس کی جلد پر باقی ہوں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سائنس کہتی ہے کہ انسان کا جسم بعض خاص قسم کے اجزاء سے مل کر بنا ہے جس کی مجموعی اکائی کا خلیہ Cell کہتے ہیں' یہ خلیے نہایت پیچیدہ ساخت کے چھوٹے چھوٹے ریزے ہیں' جن کی تعداد ایک متوسط قد کے انسان میں تقریباً ۲۶ یدم ہوتی ہے' یہ گویا بے شمار چھوٹی چھوٹی اینٹیں ہیں جن کے ذریعہ ہمارے جسم کی تعمیر ہوتی ہے' فرق یہ ہے کہ عمارت کی اینٹیں پوری زندگی بھر وہی رہتی ہیں جو شروع میں اس کے اندر لگائی گئی تھیں مگر جسم کی اینٹیں ہر وقت بدلتی رہتی ہیں' جس طرح ہر چلنے والی مشین کے اندر گھساؤ کا عمل ہوتا ہے اسی طرح ہماری جسمانی مشین بھی گھستی ہے اور اسکی اینٹیں مسلسل ٹوٹ ٹوٹ کر کم ہوتی رہتی ہیں' یہ کمی غذا سے پوری ہوتی ہے۔ غذا ہضم ہو کر ہمارے جسم کے لئے وہ تمام اینٹیں مہیا کرتی' جو ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ہر روز ہمارے جسم کو درکار ہوتی ہیں۔ گویا جسم نام ہے خلیوں کے ایک ایسے مرکب کا جو ہر آن اپنے آپ کو بدلتا ہو' اس کی مثال بہتے ہوئے دریا کے ایک گھاٹ کی ہے جو ہر وقت پانی سے بھرا رہتا ہے' مگر ہر وقت وہی پانی نہیں ہوتا جو پہلے تھا بلکہ ہر آن وہ اپنے پانی کو بدل دیتا ہے' گھاٹ وہی ہوتا ہے مگر پانی وہی نہیں ہوتا۔ اس طرح ہر آن ہمارے جسم میں ایک تبدیلی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک وقت آتا ہے جب جسم کی پچھلی تمام اینٹیں ٹوٹ کر نکل جاتی ہیں اور ان کی جگہ مکمل طور پر نئی اینٹیں لے لیتی ہیں' بچے کے جسم میں یہ عمل جلد از جلد ہوتا ہے اور عمر کے بڑھنے سے اس کی رفتار سست ہوتی رہتی ہے' اگر پوری عمر کا اوسط لگایا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر دس سال میں جسم کے اندر یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ مظاہری جسم کے خاتمہ کا یہ عمل برابر ہوتا رہتا ہے۔ مگر اندر کا انسان اسی طرح اپنی اصل حالت میں موجود رہتا ہے۔ اس کا علم' اس کا حافظہ' اس کی تمنائیں' اس کی عادتیں' اس کے تمام خیالات بدستور باقی رہتے ہیں' وہ اپنی عمر کے ہر مرحلہ میں اپنے آپ کو وہی سابق "انسان" محسوس کرتا ہے جو پہلے تھا' حالانکہ اس کی آنکھ' کان' ناک' ہاتھ' پاؤں غرض ناخن سے بال تک ہر چیز بدل چکی ہوتی ہے۔ اب اگر جسم کے خاتمہ کے ساتھ اس جسم کا انسان بھی مر جاتا ہو تو خلیوں کی تبدیلی سے اسے بھی متاثر ہونا چاہئے مگر ہم جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوتا' یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ انسان یا انسانی زندگی جسم سے الگ کوئی چیز ہے' جو جسم کی تبدیلی اور موت کے باوجود اپنا وجود باقی رکھتی ہے' وہ ایک گھاٹ ہے جس کی گہرائی میں اجسام یا دوسرے الفاظ میں خلیوں کی ایک مسلسل آمد و رفت جاری ہے۔ چنانچہ ایک سائنسدان نے حیات یا انسانی ہستی کو ایک ایسی مستقل بالذات چیز قرار دیا ہے جو مسلسل تغیرات کے اندر غیر متغیر حالت میں اپنا وجود باقی رکھتی ہے' اس کے الفاظ ہیں:

Personality is changlessness in change.

اس تحقیق کا مطلب یہ ہے کہ پچاس سال کی عمر کا ایک زندہ شخص جس کو ہم اپنی

آنکھوں سے چلتا پھر تا دیکھتے ہیں وہ اپنی اس مختصر سی زندگی میں کم از کم پانچ بار مکمل طور پر مر چکا ہے' پانچ بار کی جسمانی موت سے اگر ایک انسان نہیں مرا تو چھٹی بار موت کے بارے میں آخر کیوں یقین کر لیا گیا ہے کہ اس کے بعد وہ لازما مر جائے گا' اس کے بعد اس کے لئے زندگی کی کوئی صورت نہیں۔ (مذہب اور جدید چیلنج)

نیز جب پورے جسم کے مکمل طور پر بدل جانے کے باوجود انسان کی معلومات' اس کی عادتیں' اس کی تمنائیں بدستور باقی رہتی ہیں تو موت کے بعد جسم کے ٹوٹ پھوٹ جانے کی صورت میں وہ معلومات وخیالات اور جلد انسانی پر اعمال واقوال کی منقوش لہریں کیوں نہیں باقی رہ سکتیں؟ اور جس طرح دنیا میں جسم کے بدل جانے کے باوجود دوسرے جسم کے ساتھ سابقہ معلومات اور مذکورہ لہریں اپنا وجود برقرار رکھتی ہیں تو اس بات کو مستعبد کیوں سمجھا جاتا ہے کہ وہ لہریں آخرت کے جسم کی جلد پر بھی ثبت ہوں گی۔

انسان کے جملہ اعمال کا مختلف شکلوں میں ریکارڈ ہونا ساتھ ہی ساتھ حیات بعد موت کا امکان ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اعمال کو صالح بنائیں' چھوٹی' بڑی' ظاہر وباطن ہر برائی سے اجتناب کریں اور دنیا میں اللہ کے نیک بندوں کی طرح زندگی گزاریں' اسی میں ہماری فلاح ہے' اللہ تعالی ہمیں اس کی کامل توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔ (بشکریہ ماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم)

مبارکباد

ہم مولانا محمد رمضان یوسف سلفی صاحب کو "صدائے ہوش" کے مدیر مقرر کیے جانے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ شمارہ اصلاحی میدان میں انکی ادارت میں ایک کردار ادا کرے گا۔

ماہنامہ ترجمان الحدیث ملنے کا پتہ

جہلم۔ محمد آصف بن محمد یعقوب صاحب' محلہ شاہی جامع مسجد مکان نمبر 127۔ سرائے عالمگیر۔ جہلم

کراچی۔ امین مصطفیٰ صاحب' مکان نمبر R-321 سیکٹر نمبر 14/B' شادمان ٹاؤن نمبر 1' نارتھ کراچی

سرگودھا۔ محمد عمران بن عبدالستار صاحب' جامعہ رحمانیہ شربت چوک بلاک نمبر 19' سرگودھا

ہری پور ہزارہ۔ قاضی ظہور السلام قریشی صاحب۔ قریشی جنرل سٹور' مین بازار کوٹ نجیب اللہ ہری پور ہزارہ

نوشہرہ۔ مولانا محمد یونس ساجد صاحب' خطیب ومدرس مدرسہ دارالقرآن والحدیث بھریا روڈ ضلع نوشہرہ فیروز سندھ

عبدالحکیم۔ مولانا زبیر احمد ظہیر صاحب' سلفیہ نیوز ایجنسی تلبہ روڈ عبدالحکیم

گوجرانوالہ۔ مولانا محمد شعیب ساجد صاحب' جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

ٹبہ سلطان پور۔ محمد یعقوب صاحب' صوفی سینٹری سٹور قطب پور روڈ نزد اقصیٰ مسجد ٹبہ سلطان ضلع وہاڑی

ٹبہ سلطان پور۔ صوفی خورشید صاحب' سینٹری سٹور' قطب پور روڈ' ٹبہ سلطان پور ضلع وہاڑی

شیخوپورہ۔ جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث منڈی فیض آباد' ضلع شیخوپورہ تحصیل ننکانہ

تاندلیانوالہ۔ ملک عتیق الرحمان طاہر صاحب' انارکلی بازار سبحان اللہ ٹیلرنگ میٹریل سٹور تاندلیانوالہ

ایبٹ آباد۔ قاری محمد مشتاق صاحب' قاری عبدالمجید صاحب' مرکزی جامع مسجد اہلحدیث کنج قدیم ابوذر سٹریٹ' ایبٹ آباد

بھکر۔ خالد کریانہ سٹور محمدی روڈ' بھکر

سیالکوٹ۔ مولانا ثناء اللہ صاحب' خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث بھوپال والا ڈاک خانہ خاص' تحصیل ڈسکہ' ضلع سیالکوٹ۔

رحیم یار خان۔ محمد ریاض بٹ' بٹ الیکٹرک سٹور' نئی عیدگاہ روڈ' رحیم یار خان

گڑھا موڑ۔ عبدالشکور شاکر صاحب' سینٹری سٹور ملتان روڈ گڑھا موڑ۔ ملتان

ستیانہ۔ قاری عامر ضیاء صاحب' خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 34 گ۔ ب ستیانہ بنگلہ' تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

بہاولپور۔ حافظ محمد انور صاحب' براستہ نور پور' نورنگہ' ڈاک خانہ خاص' چک باغ والا' ضلع بہاولپور۔